رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۱ | ۳۰ نبوت ۱۳۲۶ ہش | ۱۶ محرم الحرام ۱۳۶۷ھ | ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۶۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۹ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت کمر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔

کشمیر کا نصف سے زیادہ رقبہ آزاد فوجوں کے قبضے میں آچکا ہے

پناہ گزینوں کی سپیشل ٹرین پر مشرقی پنجاب میں حملہ۔ شریعت بل جلد ہی اسمبلی میں پیش کیا جائیگا

مسلمان پناہ گزینوں کی ٹرین پر حملہ

کوئی شخص ہلاک یا مجروح نہیں ہوا

لاہور ۲۹ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک سپیشل ٹرین پر جو کیتھل سے مسلمان پناہ گزینوں کو مغربی پنجاب لا رہی تھی کورکشیتر ریلوے سٹیشن کے نزدیک حملہ کر دیا گیا۔ پہلے گاڑی کو لائن پر لکڑی کے شہتیر رکھ کر روک لیا گیا اور پھر غیر مسلموں کے ہجوم نے گاڑی کے حفاظتی دستے پر گولیاں چلانا شروع کر دیں۔ حفاظتی دستے نے بھی جواب میں گولیاں چلائیں بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمان پناہ گزینوں اور حفاظتی دستے میں سے کوئی ہلاک یا مجروح نہیں ہوا۔ لائن صاف ہونے پر ٹرین روانہ ہو گئی۔

(ا۔پ)

مجوزہ معاہدہ پر نظام حیدرآباد اور لارڈ مونٹ بیٹن نے

منظوری کے دستخط ثبت کر دیئے

حیدرآباد ۲۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نظام حیدرآباد نے مجوزہ معاہدہ سکوت پر دستخط ثبت کر دیئے ہیں۔ نیز معلوم ہوا ہے۔ کہ وزراء کی موجودہ کونسل توڑ دی جائے گی۔ اور مسٹر لئیق علی کی سرکردگی میں نئی کونسل کی نامزدگی عمل میں آئیگی کونسل بارہ ارکان پر مشتمل ہوگی۔ جس میں چار مسلمان چار ہندو بشمول ایک عدد نمائندہ اچھوت اور چار سرکاری ممبران شامل ہونگے۔

وزارت عظمےٰ کے منصب پر مسٹر لئیق علی کا تقرر صرف ایک سال کے واسطے ہو رہا ہے حضور نظام نے ان سے کہا ہے۔ کہ وہ نئی وزارت کی تشکیل عمل میں لائیں۔ امید ہے نئی وزارت یکم دسمبر سے کام شروع کر دے گی۔ اسٹیٹ کانگرس نے اگرچہ اپنے نمائندے ابھی نامزد نہیں کئے ہیں۔ لیکن کونسل میں اچھوت لیڈر آر۔ ایس۔ وینکٹ راؤ کی شمولیت یقینی خیال کی جا رہی ہے۔ اور ایک ہندو امیدوار مسٹر ریڈی جو اس وقت سپلائی منسٹر کے عہدے پر فائز ہیں کے نائب وزیر اعظم بننے کی امید ہے۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ آج تیسرے پہر لارڈ مونٹ بیٹن نے بھی ہندوستان کے گورنر جنرل کی حیثیت سے سمجھوتے پر دستخط کر دیئے۔ اس موقعہ پر سردار ولبھ بھائی پٹیل اور ریاستوں کے محکمہ کے سکرٹری مسٹر مینن بھی موجود تھے

(اورینٹ)

مشرقی پنجاب کے لوگوں کو مسلح کیا جائے

سکھوں کا مطالبہ

لنڈن ۲۹ نومبر۔ برطانیہ میں مقیم سکھوں نے آج ہندوستان کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مشرقی پنجاب کے لوگوں اور خاص کر سکھوں کو مسلح کیا جائے۔ ایک سو سے زیادہ سکھ مہاراجہ پٹیالہ کے گوردوارہ واقعہ لنڈن میں گورو نانک کا جنم دن منانے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ دو دن اور دو رات متواتر گورو گرنتھ کے پاٹھ کے اختتام پر ایک قرارداد پاس کی گئی۔ جس میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ مشرقی پنجاب کے لوگوں کو مسلح کر کے ان کی فوجی تربیت کا انتظام کیا جائے۔

(ا۔پ)

آگرے میں مسلم لیگ نیشنل گارڈز کی تنظیم توڑ دی گئی

آگرہ ۲۹ نومبر۔ کل مسٹر آئی۔ ایچ۔ زبیری سابق صدر آگرہ مسلم لیگ کی صدارت میں مسلمانان آگرہ کا ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قرار پایا کہ مسلمان کثرت سے آل انڈیا کانگرس میں شامل ہوں۔ نیز مسلم لیگ نیشنل گارڈز کی تنظیم کو توڑ دیا گیا۔ ا۔پ

مسئلہ فلسطین پر از سر نو غور کیا جائے

سر ظفر اللہ کی طرف سے کولمبین تجویز کی تائید

نیویارک ۲۹ نومبر۔ کل رات چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان جنرل اسمبلی میں فلسطین کے بارے میں آراء شماری کے ملتوی ہو جانے پر بہت خوش نظر آتے تھے۔ اجلاس کے فوراً بعد آپ نے عرب ہائیر کمیٹی کو بتایا کہ میرے خیال میں اس التواء سے ہمیں ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ امکان ہے کہ کولمبیا کی یہ تجویز کہ مسئلہ فلسطین پر از سر نو غور و خوض کرنے کے لئے تمام معاملہ دوبارہ کمیٹی میں واپس بھیج دیا جائے کل اسمبلی میں زیر بحث آئے گی۔ آپ نے کہا ہم یقیناً کولمبیا کی اس تجویز کی تائید کریں گے۔ یہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جیسا کہ کولمبیا کی تجویز میں بتایا گیا ہے کہ کمیٹی اس پر فوراً ہی غور و خوض شروع نہ کرے۔ بلکہ کچھ عرصہ کے بعد اسکو زیر بحث لایا جائے۔ آپ نے کہا موجودہ کشیدگی کے ختم ہونے کے لئے کچھ وقفہ ڈالنا ضروری ہے جب آپ سے یہ سوال کیا گیا کہ عرب اور یہودیوں کے درمیان کامیاب گفت و شنید کس اساس پر شروع کی جا سکتی ہے۔ تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ اگر وہ مجھے ثالث تسلیم کر لیں۔ تو میں اس معاملے کو صحیح طریق پر حل کر سکتا ہوں۔

رائیٹر

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر نمبر ۵ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کوئی ایسا فیصلہ جو حکومت آزاد کشمیر کی منظوری کے بغیر کیا جائیگا ہمارے لئے ہرگز قابلِ قبول نہ ہوگا۔

سیالکوٹ میں وزیر اعظم پاکستان کی تقریر

سیالکوٹ ۲۹ نومبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے سیالکوٹ میں فوج کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ قائد اعظم کی اَن تھک کوششوں اور دس کروڑ مسلمانوں کی قربانیوں سے ہم پاکستان حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اب مشکلات دُور ہو گئی ہیں۔ ہمیں اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کیلئے ابھی اور قربانیاں دینی ہونگی ایک طاقتور اور مضبوط فوج کے بغیر ہم اپنی آزادی قائم نہیں رکھ سکتے۔ اور مجھے خوشی ہے۔ کہ ایک شہری فوج میں جو اوصاف ہونے چاہئیں۔ وہ سب ہماری فوج میں موجود ہیں۔ آپ نے فوجیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے آپ غیر ممالک سے اپنی فوجی قابلیت کا سکہ منوا چکے ہیں۔ لیکن اب آپ کو پہلی بار اپنے محبوب وطن کی حفاظت کرنے کیلئے دادِ شجاعت دینے کا موقع مل رہا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ہمارا بچہ بچہ اپنی جان دے دیگا۔ لیکن اپنی آزادی پر آنچ نہیں آنے دیگا۔ اور کبھی اس جھنڈے کو سرنگوں نہ ہونے دیگا۔ جو اسلام کی عظمت اور شوکت کے اظہار کا نشان ہے۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اب عوام فوج اور حکومت میں کوئی فرق نہیں۔ یہ سب ایک ہی زنجیر کی کڑیاں ہیں۔ اور ایک دوسرے کو مضبوط کرنے کا موجب اسلئے ہم سب کو ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہئیے۔ تاکہ ہماری مملکت پاکستان دُنیا بھر کے لئے ایک نمونے کی حکومت بن سکے۔

آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کی بعض تجاویز

کراچی ۲۶ نومبر۔ پاکستان کی پہلی تعلیمی کانفرنس نے آج یونیورسٹی ایجوکیشن کمیٹی اور تعلیم بالغان کمیٹی کی سفارشات کو بعد غور و خوض کے منظور کر لیا۔ کل دوسری کمیٹیوں کی رپورٹوں پر بحث کی جائے گی۔ آج صبح یونیورسٹی۔ پرائمری سیکنڈری اور تعلیم نسواں کی کمیٹیوں کی ایک مشترکہ میٹنگ بھی ہوئی۔ (اپ)

کاغذ کی قیمت میں اضافہ

دہلی ۲۹ نومبر۔ کاغذ کی قیمت یکم دسمبر سے چھ پائی فی پونڈ بڑھا دی گئی ہے۔

جتنا علاقہ ہم فتح کر چکے ہیں پہلے اس پر ہماری حکومت تسلیم کیجائے

حکومتِ آزاد کشمیر کا اعلان

لاہور ۲۹ نومبر۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے محکمہ نشر و اشاعت کی طرف سے ایک اعلان میں اس مصالحتی گفت و شنید پر روشنی ڈالی گئی ہے جو اِن دنوں دونوں ڈومینیوں کے درمیان دہلی میں ہو رہی ہے۔ چنانچہ بیان میں لکھا ہے۔ کہ کشمیر کی آزاد حکومت کے سوا باشندگانِ کشمیر کی طرف سے نمائندگی کا حق کسی شخص یا ادارے کو ہرگز نہیں پہنچتا۔ اسلئے ہم صاف اور واضح الفاظ میں اعلان کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے کوئی ایسا فیصلہ جو آزاد کشمیر حکومت کی منظوری کے بغیر کیا گیا ہو۔ ہرگز قابلِ حجت نہیں ہو سکتا۔ دونوں ڈومینیوں کی حکومتوں کے پیش نظر اپنا اپنا کوئی مفاد ہوگا۔ اصل جھگڑا تو باشندگانِ کشمیر اور کشمیر کے جابر حکمران کے درمیان ہے۔ ہم ہرگز یہ برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ کہ ہماری طرف سے مہر چند مہاجن اور شیخ عبداللہ جیسے غدار نمائندگی کریں۔ جہاں ہم نے بہادری سے ظلم ڈھانے والوں کا مقابلہ کیا ہے۔ وہاں ہم ایسے فیصلوں کی بھی مخالفت کرینگے۔ جنہیں ہماری مرضی کیخلاف ہم پر ٹھونسنے کی کوشش کیجائیگی۔

بیان میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ عوام کا فیصلہ ہم ماننے کیلئے تیار ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ لوگ ہمارے ساتھ ہیں۔ لیکن قبل اس کے کہ کسی قسم کے استصواب رائے عامہ کا انتظام کیا جائے ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ آزاد کشمیر کی حکومت جن علاقوں پر قابض ہو چکی ہے۔ ان پر اس کے تسلط کو تسلیم کیا جائے۔ بلا استثنیٰ رائے دہندگی کا حق ہر شخص کو دیا جائے۔ اور کم از کم چھ ماہ کے وقفے کے بعد استصواب رائے کا انتظام ہو۔ تا عوام پر اسکی اہمیت واضح کر کے ان کو اس کیلئے تیار کیا جا سکے (اپ)

کشمیر کے نصف سے زیادہ حصے پر آزاد فوج کا قبضہ ہو چکا ہے

دشمن کے رسل و رسائل کے راستے مسدود کر دیئے گئے ہیں

سردار ابراہیم کا بیان

پراکھل ۲۹ نومبر۔ کشمیر کی آزاد گورنمنٹ کے افسر اعلیٰ سردار محمد ابراہیم نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اسوقت تک ریاستہائے کشمیر کے نصف سے زیادہ رقبے پر آزاد فوجیں قابض ہو چکی ہیں۔ چار اہم ممالک یعنی روس۔ چین۔ افغانستان اور پاکستان کی سرحدیں ہمارے مقبوضہ علاقے سے ملتی ہیں۔ سردار ابراہیم نے لمبے محاذ جنگ کی حالت بتاتے ہوئے کہا۔ گو ہماری فوجیں پوری طرح مسلح نہیں ہیں۔ لیکن مجھے اعتماد ہے۔ کہ وہ ہندوستانی فوج سے پوری ٹکر لے سکتی ہیں۔ وہ ہندوستان کے فوجی دستوں کو برابر چھاپے مار کر نقصان پہنچا رہی ہیں۔ اور انہیں پیچھے دھکیل رہی ہیں۔ کوٹلی کے قریب انہوں نے دُشمن کی صفوں کو توڑ دیا ہے۔ اور انکے رسل و رسائل کے راستوں کو بند کر دیا ہے۔

سردار ابراہیم نے اپنے بیان کے دوران میں بتایا۔ کہ اس وقت آزاد گورنمنٹ کے علاقہ میں کم و بیش دس ہزار غیر مسلم موجود ہیں۔ ہم نہایت فراخدلی کے ساتھ ان کے لئے ہر ممکن سہولتیں بہم پہنچا رہے ہیں۔ انہیں یہاں رہنے یا یہاں سے چلے جانے کی پوری آزادی حاصل ہے۔ ہم نے ان پر واضح کر دیا ہے۔ کہ اگر وہ ہماری حکومت میں رہنا چاہیں۔ تو انہیں بہت سی مراعات اور برابر کے شہری حقوق دئے جائینگے۔ اور ہر ممکن طریق سے انکی حفاظت کیجائیگی

رشوت ستانی کی پاداش میں سرِ عام کوڑے لگائے جائینگے

شریعت بل تیار کرنیکی ہدایت کر دی گئی ہے

(خان آف ممدوٹ کا بیان)

لاہور ۲۹ نومبر مغربی پنجاب کی وزارت کے ارکان نے عہدے سنبھالنے کے بعد آج پہلی مرتبہ لاہور کے اخباری نمائندوں سے ملاقات کی۔ اور وزارت کے عزائم پر روشنی ڈالتے ہوئے اخبارات سے تعاون کی

۴

اپیل کی۔ صوبہ کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے رشوت ستانی کے برخلاف حکومت کی مہم کا ذکر کیا۔ اور بتایا۔ کہ اس سلسلے میں بہت جلد ایک آرڈیننس جاری کیا جائیگا رشوت کے جرائم کے سلسلے میں سرسری سماعت کے بعد سخت سزائیں دے دی جایا کرینگی ان سزاؤں میں سرِ عام کوڑے لگانے کی سزا بھی شامل ہوگی۔ اس سلسلہ میں ایک سپیشل ٹربیونل مقرر کیا جائے گا۔ خان آف ممدوٹ نے بتایا۔ کہ پانچ اشخاص کے مطالبہ پر سرکاری افسروں کے خلاف رشوت کی شکایت کی تحقیقات شروع کر دی جایا کرے گی۔ لیکن اگر ایسی شکایات غلط ثابت ہوئیں۔ اور شکایت کرنے والے خود مجرم ثابت ہوئے۔ تو وہ بھی سزا کے مستحق سمجھے جائینگے۔ عصمت فروشی کو بند کرنے کے لئے بھی ایک قانون بنایا جائے گا۔ شریعت بل تیار کرنے کی بھی محکمہ قانون کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ یہ بل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کر دیا جائے گا۔

سردار شوکت حیات خاں نے بتایا۔ کہ حکومت پریس سے ہر قسم کا تعاون کر کے اس کا وقار قائم کرنے اور اسکی حفاظت کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ اس کے بالمقابل پریس بھی ہمارے ساتھ تعاون کرے گا (اپ)

مظفر گڑھ میں آٹھ دیسی ساخت کے بم برآمد ہوئے

لاہور ۲۹ نومبر۔ ڈائرکٹر آف پبلک ریلیشنز مغربی پنجاب کی طرف سے ایک پریس بیان مظہر ہے۔ کہ یوں تو تمام اضلاع میں امن ہے۔ البتہ سرحدوں پر بعض حادثات کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔

ضلع لاہور میں پانچ مسلح سکھ سرحد پار کر کے بڑھتے بڑھتے ایک گاؤں کی طرف آ گئے۔ جہاں اُنکے اور حفاظتی فوج کے درمیان آتشباری ہوئی۔ جسکے بعد وہ واپس اپنے علاقے میں بھاگ گئے۔ ایک غیر مسلم جتھے نے سیالکوٹ کے ایک گاؤں گھٹی کلاں پر حملہ کرنا چاہا حفاظتی فوج کے ساتھ تھوڑے مقابلے کے بعد وہ بھاگ نکلے۔

دو ہندوستانی طیاروں کے متعلق اطلاع ملی ہے۔ کہ انہوں نے پاکستانی سرحد کے بالکل قریب ریاست جموں کی حدود میں دو گاؤں پر مشین گن سے فائر کئے۔

مظفر گڑھ میں ایک خالی مکان سے آٹھ دیسی ساخت کے بم برآمد ہوئے۔ (اپ)

روزنامہ الفضل لاہور ——— ۳۰ نومبر ۱۹۴۸ء

کشمیر کے متعلق صلح کی کوشش

آج کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر کے متعلق صلح کی گفتگو ہو رہی ہے۔ اور یہ بھی انہی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ دہلی میں شیخ عبداللہ صاحب کو اس غرض کے لئے بلایا گیا ہے۔ خبروں میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ صلح اس اصول پر ہو رہی ہے۔ کہ پاکستان زور دے کر قبائلی لوگوں کو واپس کرا دے۔ ہندوستان کی فوج کی واپسی کا کوئی ذکر نہیں۔ مسٹر گاندھی بھی بہت خوش نظر آتے ہیں۔ کہ صلح کے امکانات روشن ہو رہے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی کوشش سے ہندوستان میں امن کے قیام کی صورت نکل آئے گی۔ شرائط صلح جو بتائی گئی ہیں۔ وہ کشمیر کے مسلمانوں کے لئے نہایت خطرناک ہیں۔ کشمیر کے مسلمانوں نے جو قربانیاں کی ہیں۔ وہ ایسی نہیں کہ ان کو یونہی نظر انداز کر دیا جائے۔ خصوصاً پونچھ کے مسلمانوں نے سر دھڑ کی بازی لگا دی ہے۔ کوئی ایسا سمجھوتہ جو ان کے حقوق کی حفاظت نہ کرے یقیناً پونچھ کے بہادر جانبازوں کی زندگی ختم کرنے والا ہوگا۔ اس جنگ کے بعد اگر کشمیر پر کوئی ایسی حکومت قابض ہوئی جو ڈوگرہ راج کے تسلسل کو جاری رکھنے والی ہوئی۔ یا جس میں آزاد مسلمانوں کا عنصر بڑی بھاری تعداد میں نہ ہوا۔ تو پونچھ میرپور اور ریاسی کا بہادر مسلمان ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا وہ کسی صورت میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ خدا کرے کہ یہ خبر غلط ہو لیکن چونکہ پاکستان گورنمنٹ کی طرف سے اس کے خلاف کوئی اعلان نہیں ہوا۔ اس لئے ہمیں شبہ ہے کہ یہ خبر اگر ساری نہیں تو کچھ حصہ اس کا ضرور سچا ہے۔ پاکستان گورنمنٹ نے بار بار اعلان کیا ہے۔ کہ وہ کشمیر کی آزادی کی جدوجہد میں حصہ نہیں لے رہی۔ اور اگر یہ بات درست ہے۔ تو پاکستان گورنمنٹ کو آزاد کشمیر تحریک کے راستہ میں روڑے اٹکانے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ پبلک کی ہمدردیاں آزاد ملکوں میں ہمیشہ ایسے ممالک کے حق میں جاتی ہیں۔ جن سے کہ ان کا کوئی تعلق ہوتا ہے۔ انگلستان یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ فرانس جرمنی اور دوسرے ممالک باوجود اس کے کہ ان کی حکومتیں بعض جنگوں میں شامل نہیں ہوئیں۔ وہ جنگ کرنے والے کسی ایک کی مدد کرتی رہی ہیں۔ اگر پاک[ستان کی] آبادی بھی اسی طرح کشمیر کی تحریک آزادی میں حصہ لینے والوں کی مدد کرے۔ تو وہ اپنے جائز حقوق سے کام لیتی ہے۔ اور اسے روکنے کا کسی کو حق نہیں۔ کشمیر کا پاکستان کے ساتھ ملنا یا کلی طور پر آزاد ہونا لیکن پاکستان کے ساتھ اس کے دوستانہ تعلقات کا ہونا پاکستان کی زندگی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر پاکستان ہرگز زندہ نہیں رہ سکتا۔ پس کوئی ایسی تجویز جو اس کے خلاف ہو۔ وہ ہرگز پاکستان کے لئے قابل قبول نہیں ہونی چاہئے۔ پٹھانوں کو جو کشمیر کے معاملہ میں گہری دلچسپی ہے۔ اس کے ثبوت کے طور پر کرنل شاہ پسند صاحب کا وہ خط پیش کیا جا سکتا ہے۔ جو "الفضل" کے ہفتہ کے ایڈیشن میں شائع ہو چکا ہے۔ کرنل شاہ پسند صاحب اس میں لکھتے ہیں۔ کہ ان کو اور دوسرے پٹھانوں کو کشمیر کے معاملہ میں اتنی دلچسپی اور اتنا گہرا تعلق ہے۔ کہ وہ اور ان کی قوم ان مظالم کو کسی صورت میں بھی بھولنے کے لئے تیار نہیں۔ جو ڈوگرہ راج کی طرف سے مسلمانوں پر کئے گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نہیں جانتے کہ اس جنگ میں ہمیں فتح ہوگی یا شکست لیکن ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ چاہے سال دو سال یا تین سال لگ جائیں۔ ہم کشمیر کی تحریک آزادی کی امداد کو ترک نہیں کریں گے۔ انہوں نے اس راز کو بھی افشا کیا ہے کہ دو سال پہلے خود ان کو بھی بیس ہزار روپے کی ایک پیشکش کی گئی تھی۔ جس کو انہوں نے ٹھکرا دیا اور یہ کہ قیوم [illegible] صاحب نے بھی ان کو کانگریس کے حق میں کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور قائداعظم مسٹر جناح کے خلاف اکسایا تھا۔ کہ وہ ایک شیعہ ہیں اور تم ایک شیعہ کی اتباع کیوں کرتے ہو۔ کرنل شاہ پسند صاحب ایک مشہور فوجی جرنیل ہیں۔ اور ان کا یہ خط ایک بہادر جرنیل کے خیالات کا آئینہ ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے لکھا ہے۔ وہ ان کے دلی جذبات کا اظہار ہے۔ اور اس میں کسی قسم کی بناوٹ اور تکلف نہیں ہے۔ کرنل شاہ پسند نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں ہم سمجھتے ہیں۔ کہ مہمندوں اور آفریدیوں کے خیالات بھی ایسے ہی ہونگے۔ یہ لوگ ہماری سرحد کے محافظ ہیں اور ان کے جذبات کا خیال رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ پٹھانوں کی جانیں جس طرح بمبئی اور جالندھر اور لدھیانہ میں لی گئی ہیں اور ہندوستان کے بعض اور مقامات میں جس طرح ان کے خون کے ساتھ ہولی کھیلی گئی ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے پٹھان کبھی بھی تسلی نہیں پا سکتے۔ کہ اس قسم کے ظالم لوگ ان کی سرحد پر آ بسیں۔ اور ان کے معاملات میں دخل اندازی کرتے رہیں۔ پس کسی قسم کی صلح کی گفتگو سے پہلے پٹھان قبائل سے رائے لینا نہایت ضروری ہے۔ پٹھان قبائل کچھ تو آزاد ہیں اور کچھ نیم آزاد اور ان کا تعلق پاکستان سے ایک رنگ میں اتحادی تعلق ہے۔ دنیا کی حکومتیں کبھی بھی اپنے اتحادیوں سے رائے لئے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھایا کرتیں۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کریں۔ تو پھر اتحاد بے معنی ہو جاتا ہے۔ اور اس سے نیک نتائج کا پیدا ہونا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اسی طرح گو کشمیر کی آزاد تحریک کو اس وقت تک پاکستان نے تسلیم نہیں کیا۔ لیکن اس سے مشورہ لینا بین الاقوامی قانون کے خلاف نہیں۔ حال ہی میں سپین کی ایسی حکومت جس کے پاس سپین کے ملک کا ایک انچ بھی نہیں ہے۔ اس کے ایک وزیر کو حکومت برطانیہ کے بعض عہدہ داروں نے بلایا۔ اور اس سے مشورہ لیا۔ سپین کی گورنمنٹ نے اس پر احتجاج بھی کیا۔ لیکن حکومت برطانیہ نے اس کی پروا نہیں کی۔ اس سے پہلے اسی آزاد حکومت سے فرانس کے وزراء مشورے کر چکے ہیں۔ پس گو کشمیر کی آزاد حکومت پاکستان کے نزدیک ایک تسلیم شدہ حکومت نہیں۔ لیکن سیاسی رواج کے مطابق ان سے غیر آئینی گفتگو کرنا پاکستان کے لئے منع نہیں۔ اور کشمیر کے متعلق کسی فیصلہ سے پہلے ان لوگوں کے خیالات کا معلوم کرنا نہایت ضروری ہے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو کشمیر کی آبادی کا وہ حصہ جو شیخ عبداللہ کے ساتھ ہے وہ تو پہلے ہی پاکستان کا مخالف ہے اس غلطی کی وجہ سے وہ حصہ بھی مخالف ہو جائے گا۔ جو اس وقت پاکستان کے حق میں ہے اور پاکستان کی سرحد نہ صرف حکومت کے تعلقات کے لحاظ سے بلکہ رعایا کے تعلقات کے لحاظ سے بھی غیر محفوظ ہو جائے گی۔ ہم پھر یہ کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ اس وقت تک جو خبریں ہیں وہ غیر سرکاری ہیں ممکن ہے وہ جھوٹی ہوں۔ اور خدا کرے وہ جھوٹی ہوں۔ لیکن چونکہ یہ خطرہ ہے۔ کہ ان کے اندر کوئی سچائی بھی پائی جاتی ہو۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم وقت سے پہلے حکومت اور پبلک کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلا دیں۔ بڑے بڑے سمجھدار بعض دفعہ غلطیاں کر جاتے ہیں۔ اور حکومت کے وزراء کا اندرونی اور بیرونی حالات سے واقف ہونا اس بات کی ضمانت نہیں ہوتا کہ وہ کبھی غلطی نہیں کریں گے۔ جمہوری حکومتوں میں اخبارات کا یہ حق سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ حکومت کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلائیں۔ کبھی اخبارات حق پر ہوتے ہیں۔ اور کبھی حکومت حق پر ہوتی ہے۔ ان دونوں کی آزادانہ رائے ایک دوسرے کی رائے کی اصلاح کر کے ملک کی بہتری کا موجب ہوتی رہتی ہے۔ پس ہم اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت ہمارے مخلصانہ خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی ایسی غلطی نہیں کرے گی جو آئندہ پاکستان کے لئے نقصان کا موجب ہو جائے۔ اور جس کی وجہ سے کشمیر اور صوبہ سرحد کے مسلمانوں سے اس کے تعلقات بگڑ جائیں۔ پاکستان اس سے پہلے کشمیر کے متعلق یہ تجویز پیش کر چکا ہے۔ کہ ہندوستان یونین کی فوجیں وہاں سے واپس بلا لی جائیں۔ اور ادھر پاکستان اپنا اثر اور رسوخ استعمال کر کے افغان قبائل کو وہاں سے واپس لوٹنے پر مجبور کرے۔ اس کے بعد ایک آزاد ماحول کے ماتحت ریاست کشمیر اور جموں کے لوگوں سے رائے لی جائے۔ پھر جس طرف ان کی اکثریت ہو۔ اس کے مطابق کشمیر کی حکومت کا فیصلہ کیا جائے۔ یہ تجویز بالکل معقول اور انصاف کے مطابق اور دور اندیشانہ تھی۔ اگر یہی تجویز اس وقت پاس ہوتی ہے۔ تو ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ بشرطیکہ ایک اور امر کا بھی اس میں خیال رکھا جائے اور وہ یہ ہے کہ جموں اور کشمیر میں بسنے والی قوم ایک نہیں۔ جموں اور کشمیر کی قومیں اسی طرح مختلف مذہب اور مختلف نسل رکھتی ہیں جس طرح کہ ہندوستان کی قومیں۔ جموں کا ڈوگرہ الگ نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ اور الگ مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ جموں کا مسلمان الگ نسل اور الگ مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ ریاسی اور میرپور کا مسلمان بالکل الگ قوم اور نسل کا ہے۔ گو ایک حد تک پونچھ کے لوگوں سے اس کا تعلق ہے۔ پونچھ میرپور اور ریاسی کے مسلمانوں کو ایک گروپ میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ ان لوگوں کی رشتہ داریاں راولپنڈی۔ جہلم اور گجرات کے ساتھ ہیں کشمیر ویلی کے مسلمان بالکل علیحدہ ہیں ان کی زبان اور ہے اور ان کی قوم اور ہے۔ اور ضلع مظفر آباد کے لوگ بالکل الگ قوم کے ہیں۔ وہ ہزارہ کے لوگوں سے رشتہ داری رکھتے ہیں اور سواتی قوم سے ان کے تعلقات ہیں۔ اس لئے وہ پٹھانوں کی طرف زیادہ مائل ہیں۔ بہ نسبت

پونچھیوں اور کشمیریوں کے۔ بارہ مولا کے اوپر کے علاقے پہاڑی ہیں۔ اور گلگت تک ان علاقوں کی بسنے والی قومیں ایک طرف تو چینی نسل کے اثرات لئے ہوئے ہیں۔ تو دوسری طرف افغانی نسل کے اثرات لئے ہوئے ہیں۔ بہرحال یہ قومیں مخلوط ہیں۔ مگر کسی صورت میں بھی ڈوگروں یا کشمیریوں کے ساتھ ان کا واسطہ نہیں۔ یہ پانچ علاقے ہیں۔ اگر ہندوستان کی حکومت کا فیصلہ کرنے سے پہلے سندھ، پنجاب اور نارتھ ویسٹرن پراونس کی رائے کو ہندوستان کے دوسرے لوگوں کی رائے سے علیحدہ رکھنے کی اہمیت تسلیم کی گئی تھی۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان لوگوں کی رائے بھی علیحدہ علیحدہ نہ لی جائے۔ پس ہمارے نزدیک میرپور ریاسی اور پونچھ کی رائے شماری الگ ہونی چاہیئے اور بالغ افراد کے حق رائے شماری پر اس کی بنیاد ہونی چاہیئے۔ اسی طرح ضلع جموں اور ضلع ادھم پور کی رائے شماری الگ ہونی چاہیئے۔ ضلع مظفر آباد کی الگ ہونی چاہیئے۔ اور کشمیر ویلی کی الگ ہونی چاہیئے۔ اور بارہ مولا کی اوپر کی پہاڑیوں کے باشندوں کی جو گلگت اور تبت تک چلے جاتے ہیں الگ رائے شماری ہونی چاہیئے۔ اگر کسی ملک کے تمام باشندوں کی اکٹھی رائے شماری ہی قانون ہے۔ تو ہندوستان میں ہندوؤں کی رائے مسلمانوں سے زیادہ تھی تو پھر پاکستان کے علیحدہ کرنے کا حق کس طرح پیدا ہوا۔ اگر پاکستان کو علیحدہ کرنے کا حق جائز حق تھا۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ جموں اور ریاست کشمیر کے اندر بسنے والے پانچ علاقوں کا الگ الگ حق نہ سمجھا جائے۔ یہ لوگ رائے دینے کے بعد پھر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ آیا وہ اکٹھے رہنا چاہتے ہیں یا الگ حکومتیں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ موجودہ حالات کے لحاظ سے ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یقیناً پونچھ ریاسی اور میرپور پاکستان میں شامل ہو جائیں گے اسی طرح مظفر آباد بھی پاکستان کے حق میں ووٹ دے گا۔ اور بارہ مولا سے اوپر کے پہاڑی لوگ جن کی سرحد روس اور چین کی سرحد سے ملتی ہے۔ وہ بھی یقیناً پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے۔ ان علاقوں کا [illegible] کے ساتھ ہے ڈوگروں کے ساتھ نہیں۔ ریاست کی طرف سے وہاں کی تمام تجارت سکھوں کے قبضہ میں ہے۔ اور ان کی لوٹ مار انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ نہایت سستی قیمتوں پر چیزیں خریدی جاتی ہیں۔ اور بیسیوں گنے زیادہ قیمت پر لا کر کشمیر اور پنجاب میں بیچی جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ تجارت وہاں کے باشندوں کا حق ہے۔ جو بدھ اور مسلمان ہیں۔ مگر حکومت کی مشینری ان لوگوں کو آگے نہیں آنے دیتی۔ کوئی وجہ نہیں کہ ان لوگوں کو جبکہ وہ نسلی اور لسانی طور پر باقی کشمیر کے لوگوں سے الگ ہیں۔ آزادانہ طور پر رائے دینے کا حق نہ دیا جائے۔ اور اگر ان کے ملک کی رائے دوسرے صوبوں سے الگ فیصلہ کرے۔ تو ان کو علیحدگی کا حق نہ دیا جائے۔ پاکستان نے جو حق اپنے لئے مانگا تھا کوئی وجہ نہیں کہ وہی حق گلگت۔ مظفر آباد، کشمیر اور پونچھ، میرپور اور ریاسی کو نہ دیا جائے۔ اور ان کے اس حق کی تائید میں پاکستان کی گورنمنٹ اور پاکستان کی رعایا آواز نہ اٹھائے۔ ہم کشمیر کے متعلق مشکوک ہیں کہ آیا کشمیر ویلی کے لوگ اس وقت پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے یا نہیں دیں گے۔ کیونکہ کشمیر کے نائب وزیر شیخ عبداللہ نے اپنے چند دنوں کے اقتدار میں بہت سے قومی لیڈروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور بہت سے قومی لیڈر چھپے پھرتے ہیں۔ جب تک کشمیر ویلی آزادی کے بعد دو تین مہینے غیر جانبدار افسروں کے ماتحت نہ رہے۔ اس کے باشندوں کی رائے آزادانہ رائے نہیں کہلا سکتی۔ پس انصاف کے مطابق فیصلہ جس کی تائید پاکستان حکومت اور پاکستان کی رعایا کو کرنی چاہیئے یہی ہے کہ (۱) پہلے تو جموں اور کشمیر سے ہندوستانی فوج کو واپس بلایا جائے۔ (۲) افغان اور دوسرے لوگ جو کشمیر کے باہر کے ہیں۔ ان کو بھی واپس کیا جائے۔ اس کے بعد ایک غیر جانبدار حکومت قائم کی جائے۔ اور یونان کے بادشاہ کی طرح جموں کے راجہ کو مجبور کیا جائے۔ کہ جب تک ملک کے بالغوں کی رائے شماری کے بعد جموں اور کشمیر سٹیٹ کی آئندہ ساخت کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ اور وہ فیصلہ اس کے حق میں نہ ہو۔ اس وقت تک مہاراجہ جموں اور کشمیر سے باہر رہیں۔ جموں اور کشمیر سٹیٹ یونان سے زیادہ آزاد نہیں۔ اگر یونان کے بادشاہ پر امریکہ اور انگلستان یہ زور ڈال سکتے تھے۔ کہ تا فیصلہ وہ یونان سے باہر رہے۔ تو کشمیر کے مہاراجہ سے یہ شرط کیوں نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ جموں اور کشمیر کے لوگوں کے فیصلہ تک کشمیر سے باہر رہے۔ اور اس وقت تک ایک غیر جانبدار حکومت جموں اور کشمیر میں قائم کی جائے (۳) گذشتہ ایک سال کے اندر جتنے سکھ اور ہندو جموں اور کشمیر میں باہر سے آ کر بسے ہیں۔ اُن سب کو وہاں سے رخصت کر دیا جائے۔ (۴) وہ تمام کشمیری۔ مظفر آبادی پونچھی اور جموں کے صوبہ کے مسلمان جو پچھلے بارہ مہینے کے عرصہ میں جموں اور کشمیر سٹیٹ سے چلے گئے ہیں۔ اُن کو دوبارہ لا کر آباد کیا جائے۔ اس کے بعد ایک آزاد کمیشن کی نگرانی میں ان پانچوں حلقوں سے جو مذہبی اور نسلی اختلاف رکھتے ہیں۔ الگ الگ رائے شماری کی جائے۔ جو جو علاقہ پاکستان میں ملنے کا فیصلہ دے۔ یا آزاد ہونے کا فیصلہ دے۔ اسے پاکستان میں ملنے کی اجازت دی جائے۔ یا آزاد ہونے کی اجازت دی جائے۔ اور جو علاقہ ہندوستان سے ملنے کا فیصلہ کرے۔ اُس کو ہندوستان سے ملنے کی اجازت دی جائے۔ یہی ایک جائز اور منصفانہ طریق فیصلہ کا ہے۔ چونکہ صحیح آزاد رائے شماری اُس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ نئے آئے ہوئے آدمیوں کو کشمیر سے نکالا نہ جائے۔ اور پرانے بھاگے ہوئے لوگوں کو واپس لا کر بسایا نہ جائے اسلئے لازماً مردم شماری سے پہلے پانچ چھ مہینے کا وقفہ دینا ضروری ہو گا۔ اور یہ پانچ چھ مہینے کا وقفہ اگر کسی غیر جانبدار حکومت کے ماتحت نہ دیا گیا۔ تو یہ کام کبھی بھی صحیح طور پر تکمیل تک نہ پہنچے گا۔ پس نہ صرف یہ ضروری ہے۔ کہ آزاد شماری ایک آزاد کمیشن کے ماتحت ہو۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ایک غیر جانبدار حکومت فوراً کشمیر میں قائم کر دی جائے۔ جو چھ مہینے کے عرصہ میں تمام نئے آئے ہوئے لوگوں کو کشمیر اور جموں سے نکال دے۔ اور پرانے باشندوں میں سے بھاگے ہوئے لوگوں کو واپس بلا کر اپنے اپنے علاقوں میں بسائے تب اور صرف تب آزاد شماری ملک کی حقیقی رائے کا آئینہ ہو گی۔ بلکہ ہمارے نزدیک یہ بھی ضروری ہونا چاہیئے۔ کہ قریب میں جو مردم شماری ہو چکی ہے۔ اُس کے مطابق مسلمانوں اور ہندوؤں کو حق دیا جائے۔ کیونکہ وہ لاکھوں مسلمان جو جموں میں مار دیا گیا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کی مردم شماری کو اور بھی کم کر دیا ہے۔ اگر کسی قوم کے افراد کو مار کر رائے شماری لینا انصاف کا طریقہ ہو سکتا ہے۔ تو پھر مسلمانوں کو بھی موقع دیا جائے۔ کہ وہ بھی دو تین مہینہ کے عرصہ میں جموں سے ہندوؤں کا خاتمہ کر لیں۔ تو اس کے بعد رائے شماری کیجائے مصنوعی حالات کے ماتحت مردم شماری ہرگز جائز اور درست نہیں ہو سکتی۔ پس اگر آٹھ لاکھ مسلمانوں میں سے آج ایک لاکھ رہ گیا ہے۔ تو یہ نہیں سمجھا جائیگا۔ کہ جموں کے دس لاکھ ہندوؤں کے مقابلہ میں ایک لاکھ مسلمان ہے۔ بلکہ انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اگر گذشتہ مردم شماری میں جموں صوبہ میں دس لاکھ ہندو تھا۔ اور آٹھ لاکھ مسلمان تھا۔ تو سات لاکھ مسلمانوں کے مار دینے کی وجہ سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اب گیارہ افراد میں سے دس ہندو ہیں۔ بلکہ انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ قاتلوں کو ان کے جرم کی سزا ملے۔ نہ کہ مظلوموں کو انکی مظلومیت کی۔ یہ کوئی انصاف نہیں۔ کہ پہلے ایک قوم کو قتل کر دیا جائے۔ پھر اس کو اقلیت والے حقوق دے دئے جائیں۔ پس چاہیئے تو یہ کہ ظالم قوم کو خواہ وہ اکثریت میں ہے اقلیت میں تبدیل کر دیا جائے۔ مگر کم سے کم یہ تو ہو۔ کہ جو بھی مسلمان بچے ہیں۔ اُن کو اتنی آراء کا حق دیا جائے۔ جتنی آراء کا حق گذشتہ مردم شماری کے مطابق مسلمانوں کو حاصل تھا۔ اور مرنے والوں کے ووٹ بھی مسلم اکثریت کے حق میں سمجھے جائیں کیونکہ یہ تو صاف اور سیدھی بات ہے۔ کہ وہی مسلمان قتل کئے گئے ہونگے۔ جو ڈوگروں کے خلاف رائے رکھتے ہوں گے۔ پس ہر مسلمان جو مارا گیا۔ یہ سمجھا جانا چاہیئے۔ کہ اُس کی رائے یقیناً ڈوگرہ راج کے خلاف تھی۔ ورنہ یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مسلمان جس کی رائے ڈوگرہ راج کے مطابق تھی۔ اُس کو ڈوگروں نے مار دیا ہو۔

اعلان

تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کے جو وعدے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۷ء تک پورے ہو جائیں گے وہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء کی آخری میعاد کے اندر شمار کئے جائیں گے۔ احباب پوری توجہ سے پہلے ہفتہ میں ادائیگی کی کوشش فرمائیں۔ وکیل المال تحریک جدید

ایک بہادر احمدی خاتون کے جذبات

ایک قابل تقلید عزم

بخدمت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

یا حضرت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج اخبار الفضل مورخہ گیارہ اکتوبر موصول ہوا۔ قادیان کی خونریز جنگ پڑھ کر دل روتا ہے۔ لیکن ہماری زندگی کس کام کی۔ زندگی تو اُن شہداء کی ہے۔ جنہوں نے بہادری سے اپنے اصولوں کی تائید میں اپنی جانیں نثار کر دیں۔ لیکن درحقیقت وہ غیر فانی ہیں۔

یا حضرت دل اس قدر بے چین ہے۔ کہ بتا نہیں سکتی۔ میرے بچے چھوٹے ہیں۔ وہ اس وقت اپنے سلسلہ کی کوئی خدمت بجا نہیں لا سکتے۔ اور میں اس نا اہلی کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ کہ اس وقت میرا بھی جوان بیٹا یا بھائی ہوتا۔ تو خدمت کے اس موقعہ میں پیش پیش ہوتا۔

لیکن میں ان سب کے بجائے اپنا آپ پیش کرتی ہوں۔ اور حاضر ہوں۔ کہ جس وقت بھی آپ جو کام بھی سپرد کریں۔ میں کروں۔ چاہے وہ کسی قسم کا ہو۔ مجھے یقین ہے۔ کہ جماعت کی عورتوں کی خدمات بھی اس وقت ضروری ہوں گی۔ میں برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ میں بوجہ دوری کے پیچھے رہوں۔

میری صحت اس وقت بالکل درست ہے۔ بقدر ضرورت لکھنا پڑھنا جانتی ہوں۔

پہلی طبی مدد کے ماتحت پٹی وغیرہ کرنا۔ انجکشن لگانا۔ اور دوسرے چھوٹے موٹے کام کر سکتی ہوں۔ لیکن میں ہر ایک کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جس رنگ میں میری خدمت کی ضرورت ہو۔ براہ مہربانی فوراً حکم دیں۔ میں بے تاب ہوں۔ میرے اگرچہ بچے چھوٹے ہیں۔ تو اُنکی بجائے میں موجود ہوں۔

خدا ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اور ہم کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے آمین۔ میں آپ کی طرف سے جواب کی بے تابی سے منتظر ہوں۔

میٹرک پاس واقفین توجہ کریں

مندرجہ ذیل میٹرک پاس واقفین بہت جلد انٹرویو کے لئے لاہور دفتر تحریک جدید میں پہنچ جائیں۔

۱۔ شیخ محمد انور صاحب ولد شیخ محمد خورشید صاحب (دار الفضل قادیان)
۲۔ شمس الدین صاحب ولد ماسٹر فضل الٰہی صاحب (دار الفضل قادیان)
۳۔ مظہر علی صاحب ولد احتیاج علی صاحب زبیری (دار الرحمت ” ”)
۴۔ محمد اسحٰق صاحب ولد فضل کریم صاحب (دار الفضل ” ”)
۵۔ بشیر الدین احمد صاحب ولد مولوی چراغ دین صاحب۔ (دار الرحمت ” ”)
۶۔ سید محمد احمد شاہ صاحب ولد سید طفیل محمد شاہ صاحب (دار الفتوح ” ”)
۷۔ محمد صادق صاحب ولد میاں پیر محمد صاحب۔ (دار الرحمت ” ”)
۸۔ صادق محمد صاحب ولد مولوی صالح محمد صاحب واقف زندگی۔
۹۔ شریف احمد صاحب ولد میاں غلام محمد صاحب ساکن کوٹ رحمت خان (ضلع شیخوپورہ)

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ۔ لاہور)

نہایت ضروری اعلان

جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ چنیوٹ میں منتقل ہوتا ہے۔ جو اساتذہ کرام و طلبہ لاہور میں موجود تھے انہیں اطلاع کر دی گئی ہے۔ جو ابھی تک حاضر نہیں ہوئے۔ ان کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بہت جلد چنیوٹ پہنچ جاویں۔ مورخہ ۴ دسمبر بروز جمعرات نو بجے صبح باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی انشاء اللہ۔ غیر حاضری کی سزا نظارت علیا کے فیصلہ کے مطابق دی جائیگی۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ)

حفاظت مرکز کے لئے آنیوالوں کیلئے اطلاع

جماعتہائے احمدیہ کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تا اطلاع ثانی وہ کسی دوست کو حفاظت مرکز کے سلسلہ میں روانہ نہ کریں۔ (ناظر آبادی)

درخواست دعا میرے برادرم مستری عبد الحکیم صاحب گنج مغل پورہ لاہور کا چھوٹا لڑکا محمد لطیف بعارضہ بخار بیمار رہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ (خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی)

سکھوں میں بھی نیک دل لوگ ہیں

ہم ذیل میں ایک خط درج کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ ہر قوم میں نیک دل لوگ ہوتے ہیں جو شریر لوگوں کا ساتھ نہیں دیتے۔ اور اپنے فرض کو پہچانتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

خاکسار آباؤ اجداد سے موضع امرگڑھ ضلع گورداسپور میں رہائش پذیر تھا۔ یہ گاؤں سرداران بھاگووالہ کی ملکیت ہے۔ سردار صاحبان کا کاروبار خاکسار کے سپرد تھا۔ از راہ کرم نو گھماؤں اراضی خاکسار کے والد صاحب کو بطور عطیہ دی ہوئی تھی بلکہ رئیسہ بی بی صاحبہ ترلوچن کور بھاگووالہ جو عرصہ تین سال سے بیوہ ہو گئی ہوئی تھی۔ اُس کا کاروبار اراضی بھی خاکسار کے سپرد تھا۔ جب گاؤں اور گرد و نواح میں سخت گڑبڑ شروع ہوئی۔ سردار بکرماجیت سنگھ صاحب وغیرہ اکالی خاکسار کے پاس امرگڑھ تشریف لائے انہوں نے فرمایا۔ یہاں بناہ گزینوں کی گڑبڑ بہت ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تمہارا نقصان جان ہو جائے۔ بھاگووالہ ہمارے پاس چلے چلو۔ خاکسار تیار ہو گیا مسلمان جو موضع مذکور میں۔ ہم کس کے قریب وہاں تھے۔ میرے پاس آکر بہت رونے لگے۔ کہ اگر تم بھاگووالہ چلے گئے۔ تو ہم کل ہی یہاں مارے جائیں گے۔ اُن کے کہنے پر خاکسار ٹھہر گیا۔ سردار صاحبان کو اس بات سے آگاہ کر دیا۔ جب تین چار یوم گذرے اور گرد و نواح میں مسلمان مارے گئے۔ پھر سردار صاحب موصوفان نے سردار سگھیل سنگھ صاحب سربراہ نمبردار کپتان سردار گوپال سنگھ صاحب رئیس جاگیردار بھاگووال کو میرے پاس روانہ کیا۔ جب خاکسار بھاگووالہ جانے کے لئے تیار ہوا۔ چونکہ امرگڑھ سے قریباً ۴ میل کے فاصلہ پر تھا۔ تمام گاؤں کے تمام مسلمان روتے چلاتے میرے ساتھ تیار ہو گئے۔ ہم تمہارے بغیر نہیں رہ سکتے۔

ہمیں خطرہ ہے۔ اُس روز راستہ میں بہت شور تھا۔ یسین پیر محمد احمدی برادر حکیم اللہ دتہ صاحب شاہپوری اس کو پیچش وغیرہ کی بیماری تھی۔ راستہ میں پاخانہ بیٹھ گیا۔ وہ مارا گیا۔ باقی قافلہ صحیح سلامت بھاگووال پہنچ گیا۔ تمام قافلہ کو دونوں وقت انتظام سردار صاحبان کرتے رہے۔ ۱۲ یوم تک بھاگووالہ مقیم رہے۔ کوئی قافلہ ان دنوں میں ڈیرہ بابا نانک صاحب کو نہیں جاتا تھا۔ سردار صاحبان اس بات پر بضد تھے۔ کہ تم ہمارے پاس رہو۔ عبادت خدا جس طرح تمہارا عقیدہ ہے۔ بے شک کرو۔ ہم نہیں روکتے۔ میرے بغیر مشورہ کے کوئی تقسیم اراضی وغیرہ نہیں کرتے تھے۔ خاکسار پر ان کو پورا اعتبار تھا۔ لاچار دست بستہ عرض کی گئی۔ براہ مہربانی اجازت فرمائیں۔ خاکسار کا رہنا نہایت ہی مشکل ہے چنانچہ کپتان سردار سرچرن سنگھ صاحب رئیس بھاگووالہ و سردار ہری سنگھ اکالی و سردار رنجیت سنگھ صاحب و بھیلوان صاحب کو لا کر کپتان بھاگووالہ تحصیل بٹالہ ہم لوگوں کو تانگوں پر سوار کر کے بھاگووالہ سے ڈیرہ بابا نانک صاحب پہنچے۔ وہاں سے کپتان صاحب موصوف نے ملٹری سے تمام افراد کا پرمٹ بنوا کر اپنی دو بسوں کے ذریعہ سے آرام سے پاکستان پہنچا دیا۔ ہم ان صاحبان مذکور کا بہت بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ایسے ایسے نیک، شفیق منصف مزاج و ہمدرد ہندوستان میں موجود ہیں خداوند تعالیٰ صاحبان موصوف کو اس نیکی کا عوض اپنی بارگاہ عالی سے بخشے آمین

(خاکسار فقیر محمد)

پتہ مطلوب ہے حنیف بیگم زوجہ فضل الٰہی ولد خدا بخش صاحب سوداگر محلہ دار البرکات قادیان جہاں ہوں اپنا پتہ دیویں۔

(خاکسار نذیر احمد بی۔ سی۔ جی۔ اے ماڈل کوٹ پنجاب ڈاکخانہ محمد پور ضلع رحیم یار خان)

میں دھوکے میں آگیا

میں جب مہاتما گاندھی جی کی پرارتھنا کے بعد کی تقریروں میں یہ پڑھتا۔ کہ جو مسلمان مشرقی پنجاب سے نہ نکلنا چاہیں۔ انہیں کوئی نکال نہیں سکتا۔ نیز یہ کہ ان کی حفاظت کی جائے گی مسلمانوں اپنے اپنے گھروں میں ڈٹے رہو اور وطن کو نہ چھوڑو۔ تو میں نے اپنی بیوی کو جو اب تک شہر میں والدین سمیت مقیم تھی یہ لکھنا شروع کیا۔ کہ تم لوگ گھر سے نہ نکلنا اگر تم کو کوئی نکالنے آوے۔ تو اس کو یہ کہدینا کہ ہم تو نہیں نکلنا چاہتے۔ اسی جگہ رہیں گے کیونکہ مہاتما گاندھی جی اور پنڈت نہرو صاحب کا یہی فرمان اور حکم ہے۔ مگر گزشتہ اکتوبر میں مجھے رہتک سے خطوط آنے لگے۔ کہ ضلع رہتک میں سخت کشت و خون ہو رہا ہے۔ سنگھ و جاٹوں نے ہزاروں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اور جو زندہ رہنا چاہتے تھے۔ ان کو شدھ کر کے چوٹی رکھوا دی۔ اور جنیو پہنا دیا اسی قسم کے خطوط میں سے میں نے ایک خط قائد اعظم صاحب کو بھیجکر لکھا۔ کہ کیا آپ کچھ مدد کر سکتے ہیں۔ اور ایک عریضہ مہاتما گاندھی جی کی خدمت میں بھیجا۔ کہ میں نے محض آپکی تقریروں کی وجہ سے اپنے بال بچے رہتک میں رکھے ہوئے ہیں۔ اب وہاں یہ حال ہے۔ ان خطوط کا مجھے کوئی جواب نہ آیا۔ اسی حال میں میری بیوی نے لکھا کہ آپ تو لکھتے ہیں۔ کہ گھر میں ڈٹے رہو۔ اور مت نکلو۔ مگر یہاں تو پولیس اور فوج ڈنڈے کے زور سے لوگوں کو گھروں سے بھگا رہی ہے۔ اب کیا کیا جائے۔ اس کی اطلاع میں نے پھر مہاتما جی کو دی۔ اور لکھا۔ کہ اگر میرے بیوی بچوں کا نقصان ہوا۔ تو قیامت کے دن اللہ میاں کے دربار میں میں آپ کا ہاتھ پکڑوں گا۔ اور فریاد کروں گا کہ انہوں نے مجھے دھوکے میں رکھا۔ اور میرے بیوی بچے ضائع ہوئے۔ آخر پتہ لگا۔ کہ رہتک شہر کے بارہ ہزار مسلمانوں کو ۶ نومبر کو پاکستان بھیجدیا گیا ہے۔ اگر مہاتما گاندھی جی اس قسم کی تقریریں نہ کرتے۔ تو میں اپنے بال بچوں کو نہایت آسانی سے رہتک سے نکال لاتا۔ نہ انہیں تکلیف ہوتی۔ اور نہ میرا مال اسباب ضائع ہوتا۔ رہتک میں جو کچھ تھا۔ وہ اس طرح ضائع ہوا۔ چونکہ میں احمدی ہوں قادیان میں جو کچھ میرا مکان اسباب زمین جائداد تھی۔ اس پر سکھوں نے قبضہ کر لیا ہوا ہے۔ حالانکہ جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے۔ اور حکومت وقت کی فرمانبرداری کو جزو ایمان سمجھتی ہے۔ علاوہ ازیں بے ضرر اور بے شر ہے مگر ان تکالیف اور مظالم کو دیکھتے ہوئے دل دکھتا ہے۔ اور بد دعا نکلتی ہے۔ اس آزادی سے تو انگریز کی غلامی ہی اچھی تھی جس کے راج میں ایک عورت اکیلی سونے کا زیور پہن کر پشاور سے بمبئی اور کلکتے تک سفر کرتی۔ تو کوئی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتا۔ مگر اب تو ریل میں لاشوں کے ڈھیر اور خون کے فوارے نظر آتے ہیں بلکہ سفر کرنا ہی خطرناک ہو گیا ہے۔ کیا پنڈت نہرو یا مہاتما گاندھی جی اس پر غور فرمائیں گے۔

(غمزدہ سید غلام حسین وٹرنیری آفیسر ریاست بھوپال)

پتہ و خیریت ہائے مطلوب ہیں

۱۔ میرا لڑکا جس کا نام محمد اصغر ہے۔ عمر تقریباً ۴ ۱/۲ سال۔ برادر عطاء الٰہی عمر تقریباً ۱۴ ۱/۲ سال (ایس۔ ایم۔ اکبر۔ شو سٹور ۲۲ دھرم تلہ سٹریٹ کلکتہ)

(۲) محمد عثمان خان احمدی موضع ابرانہ خورد ضلع ہوشیارپور والے جس جگہ بھی ہوں اپنی خیریت سے مطلع کریں۔ (عبد السلام واقف زندگی بشیر آباد سٹیٹ حیدرآباد سندھ کو اطلاع دیں)

۳۔ عبد المجید صاحب گھڑی ساز۔ اہلیہ مستری عبد العزیز صاحب مرحوم جہاں بھی ہوں مجھے فوراً اپنی خیریت سے مطلع کریں۔ اگر مشتاق احمد صاحب ریلوے گھڑی ساز راولپنڈی یہ سطور پڑھیں۔ تو جلد اپنے صحیح پتہ سے اطلاع دیں۔ (بابو محمد حمید احمد معرفت جمعدار ایم۔ ایم احمد ۶۰۱ کمبائنڈ ٹی۔ ای۔ ایم۔ ای ورکشاپ کراچی)

۴۔ نور الدین ولد عبد السبحان متوطن نگروٹہ۔ ضلع کانگڑہ۔ جو نورپور میں موٹر ٹرانسپورٹ کمپنی میں بطور موٹر چیکر ملازم تھا۔ دو ماہ سے زائد عرصہ ہوا معہ اہل و عیال پناہ گزین ہو کر دہرم سالہ سے لاہور پہنچا تھا اس کی خوشدامن امیر بیگم بیوہ فیروز الدین ٹیلر ماسٹر جو دہرم سالہ میں مارا گیا تھا۔ میو ہسپتال لاہور میں قریباً دو ماہ زیر علاج رہی۔ اب میرے پاس مقیم ہے۔ اور اپنی بیٹی کے لئے بیتاب ہے۔ نور الدین مذکور یا اس کا کوئی عزیز ان سطور کو پڑھے۔ تو ذیل کے پتہ پر اپنی اطلاع دے۔ تاکہ موصوفہ کو پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ (محمد احمد جلیل۔ جسونت بلڈنگ۔ جودھامل روڈ لاہور)

کہاں ہیں؟

قادیان سے لڑکوں میں میرا بال بچہ مہر الدین کارکن نصرت گرلز ہائی سکول کے ہمراہ لاہور آیا تھا۔ اور میں قافلہ کے ساتھ پیدل لاہور پہنچا ہوں۔ میں قریباً ایک ماہ سے ان کی تلاش میں پھر رہا ہوں۔ بہت پریشان ہوں۔ خدا کے لئے کوئی صاحب یا اگر مہر الدین صاحب یا حکیم نیاز محمد صاحب کو کوئی علم ہو۔ تو مجھے پتہ بتائیں۔ اب میں اُن کی تلاش میں پھر پھر کر بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ پتہ بتانے والے اصحاب اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں گے۔ بچوں کی جدائی اور غربت سے بہت بے چین ہوں پتہ: معرفت گیانی واحد حسین مبلغ جماعت احمدیہ تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ شیر محمد کوٹلی

(۲) زوجہ سردار بیگم۔ موضع کاہواں ضلع گورداسپور (۲) بشیرہ بیگم دختر (۳) نظیر احمد (۴) مہنگا۔ (۵) منگل (۶) مہر الدین (۷) نور (۸) بی بی (۹) قادر بخش ولد شیر محمد حال مقیم چک ۱۹۲ بمقام ادھلے۔ نزد گوجرہ ضلع لائلپور

(۳) سید احمد حسین شاہ ولد ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ چک ۶/۱۱ ضلع منٹگمری کی خیریت مطلوب ہے۔ وہ خود یا ان کے واقف حسب ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ (میاں محمد عالم ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس ڈہوک رتہ شہر راولپنڈی مکان ۲۳۲/۲)

(۴) قبلہ والد صاحب و عزیز شمس الحق صاحب جہاں کہیں بھی پٹیالہ سے پہنچے ہوں۔ اپنی خیریت سے مندرجہ ذیل ایڈریس پر اطلاع دیں۔ امۃ الحفیظ کلرک دفتر لجنہ بنت مولوی سراج الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ پٹیالہ۔

۵۔ عزیز خدا بخش احمدی نمبر ۱۶۲۱ مجسٹریٹ ہاؤس نزد ریلوے سٹیشن لاہور پولیس لائن قلعہ سنگھ لاہور آمدہ ضلع امرتسر تا حال لاپتہ ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ یا کسی دوست کو ان کا پتہ ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر لکھ کر مشکور فرمائیں۔ (اللہ بخش احمدی معرفت ماسٹر محمد ابراہیم صاحب مدرس لوئر سکول مومن پورہ استہ سانگلہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ)

مشرقی بنگال کی طرف سے کشمیر کی آزاد حکومت کی مالی اعانت

فلسطین کی پولیس اور فوج کی امن کمیٹی کا اجلاس

یروشلم ۲۹ نومبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کی پارٹیشن پلین کے متعلق جنرل اسمبلی کے اجلاس کے معاً بعد فلسطین کی پولیس اور فوج کی سیکیورٹی چیفس کا پُرجوش اجلاس ہو رہا تھا۔ جسمیں یہ مسئلہ زیر بحث رہا۔ کہ اگر دو تہائی ووٹ نہ ملنے کی وجہ سے تقسیم رُک گئی۔ تو یہودی ضرور کوئی جوابی کاروائی کریں گے۔ اور اگر تقسیم ہو گئی۔ تو سیکیورٹی افواج کے پیش نظر کسی قسم کی کاروائی نہیں ہوگی رائٹر

ہندی فنون کی نمائش میں پاکستان کا ذکر

لنڈن ۲۹ نومبر۔ خلپ نوئل بیکر نے فنون کی نمائش میں شمولیت کرنیوالے مہمانوں کی دعوت کے موقعہ پر بیان کیا۔ کہ یہاں کے باشندے پاکستان اور ہندوستان کے ساتھ گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ آپ نے ہر دو حکومتوں کی تعریف کی۔ سرا ہیرہ ونسٹڈ نے کہا۔ کہ انگریز لوگ ہندوستانی فنون کو سیکھنے کی بڑی خواہش رکھتے ہیں لارڈ پیتھک۔ لارنس نے کہا۔ کہ برطانیہ کے وہ لوگ جن کو پاکستان یا ہندوستان جانے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ وہ اس نمائش میں اس ملک کے فنون کی خوبصورتی کو دیکھ سکیں گے (رائٹر)

فلسطین کی تازہ اطلاعات

حیفا۔ ۲۹ نومبر۔ تا حال برطانوی فوجوں کو کسی قسم کی کوئی نقل و حرکت کرنے کی ہدایت نہیں ملی۔ فلسطین میں عرب لیڈروں کو لبنان ہیڈ کوارٹر سے ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ فلسطین کے متعلق فیصلہ کے معاً بعد وہ لبنان کی طرف مارچ کر آئیں۔

ایک اطلاع ہے۔ کہ مفتی عرب نے ایک لاکھ عرب نوجوانوں کو مادر وطن کی تن من دھن سے حفاظت کرنے کیلئے بلایا ہے پیغام میں کہا گیا ہے۔ کہ اس آواز پر لبیک نہ کہنے والے ناقابل عفو جرم کے مرتکب ہوں گے۔ (رائٹر)

انگلستان میں موت کی سزا قائم رہیگی

لنڈن ۲۹ نومبر۔ برٹش گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس وقت جبکہ جنگ کے بعد مسلح مجرموں کی کثرت ہو گئی ہے۔ اور جرائم بڑھتے جا رہے ہیں۔ موت کی سزا کو معطل یا منسوخ نہیں کیا جا سکتا ہوم سیکرٹری نے کہا۔ کہ ممبران اس مسئلہ کی نزاکت کو خوب محسوس کرتے ہیں۔ تاہم آخری فیصلہ کیلئے وہ ووٹ لینگے۔ جو آخری فیصلہ سمجھا جائیگا۔ دار العوام میں کابل دوسری دفعہ پیش کیا گیا۔ جسمیں کوڑے لگانا اور سزائے سخت میں اصلاحات

اچھوت طلبا کے لئے خاص مراعات

کراچی ۲۹ نومبر۔ آج آل پاکستان تعلیمی کانفرنس کی مقرر کردہ اچھوت اور پسماندہ اقوام کی کمیٹی نے ایک اچھوت سکالرشپ بورڈ کے قیام کا فیصلہ کیا۔ یہ کمیٹی آنریبل مسٹر این منڈل منسٹر آف لا اینڈ لیبر حکومت پاکستان کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ پاکستان کے تمام صوبائی ڈائرکٹران آف پبلک انسٹرکشن نے بھی شمولیت فرمائی۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ گو پاکستان میں تعلیم گاہیں ہر مذہب و ملت کے طلبا کے لئے کھلی ہیں۔ لیکن اچھوتوں اور پسماندہ اقوام کے طلبا کو بوجہ ان کی غربت کے کھلے دل سے معافی فیس اور قابل طالب علموں کو وظائف کی سہولتیں دینا ضروری ہیں۔ تاکہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔ کمیٹی نے پاکستان کے منظور شدہ سکولوں میں تعلیم پانیوالے اچھوت طلبا کیلئے وظائف وغیرہ کے متعلق آئین بنانے کیلئے ایک بورڈ بنانے کا فیصلہ کیا ہے (ا-پ)

نواب زین یار جنگ بہادر نے استعفیٰ دیدیا

حیدرآباد ۲۹ نومبر معلوم ہوا ہے۔ کہ نواب زین یار جنگ بہادر ڈپٹی وزیر اعظم و وزیر رفاہ عام و رسل و رسائل نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے خرابئ صحت کی بنا پر استعفیٰ دیا ہے۔ مگر سیاسی حلقوں میں اس کو خاص اہمیت دی جا رہی ہے۔ کیونکہ گذشتہ دو سال کے عرصہ کے اندر ریاست کی وزارت عظمیٰ کے عہدہ پر یکے بعد دیگرے چار اشخاص آ چکے ہیں۔ (ا-پ)

سید علی ظہیر نے اپنا سفارت نامہ پیش کر دیا

طہران ۲۹ نومبر۔ طہران ریڈیو نے اطلاع دی ہے۔ کہ کل انڈین یونین کے سفیر سید علی ظہیر نے ایک خاص ملاقات کے دوران میں حکومت ایران کے وزیر خارجہ کی خدمت میں اپنا سفارت نامہ پیش کیا۔ اور دونوں حکومتوں کے مابین باہم دوستانہ تعلقات کے استوار رہنے پر زور دیا (ا-پ)

کشمیر مسلم کانفرنس مشرقی پاکستان کیطرف سے حکومت آزاد کشمیر کی مالی اعانت

سلہٹ ۲۹ نومبر۔ کشمیر مسلم کانفرنس مشرقی پاکستان کے زیر اہتمام ایک بہت بڑا پبلک جلسہ مولانا محمد صدیق خاں کی صدارت میں منعقد ہوا۔ باتفاق رائے ایک قرارداد پاس ہوئی۔ جسمیں انڈین یونین سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ کشمیر سے اپنی فوجیں واپس بلا لے نیز مہاراجہ کشمیر کو متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ کشمیر کے مسلمانوں کے خلاف جو اس کا رویہ ہے۔ اس کے خطرناک نتائج کا وہ خود ذمہ دار ہوگا نیز کشمیر مسلم کانفرنس مشرقی پاکستان کی طرف سے پانچ ہزار روپے بطور امداد حکومت آزاد کشمیر کو بھیجے گئے۔ (اورینٹ پریس)

عراقی نمائندہ کا یو۔ این۔ او کے اجلاس میں اعلان حق

فلشنگ میڈوز (نیو یارک) ۲۹ نومبر ڈاکٹر جمالی (عراق) نے تقسیم فلسطین کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہودیوں کی کوششیں مشرق وسطیٰ پر حملہ کے مترادف ہونگی۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ چھپی ہوئی بات نہیں۔ کہ بعض بڑی طاقتیں فلسطین کو تقسیم کر دینے پر زور دے رہی ہیں۔ اگر فلسطین کو تقسیم کر دیا گیا۔ تو ہم سمجھیں گے۔ کہ یہ اقوام متحدہ کا فیصلہ نہیں۔ بلکہ بعض جابر سیاستدانوں کی زبردستی ہے

بالغوں کی تعلیم کا انتظام

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس میں ناخواندہ بالغوں کو تعلیم دینے کے سوال پر سوچ بچار کیا گیا۔ کمیٹی میں تجویز پاس ہوئی۔ کہ صوبائی حکومتوں سے سفارش کی جائے۔ کہ وہ خاص جماعتیں مقرر کریں جو تندہی سے اس کام کو سرانجام دیں۔ کالجوں اور نارمل سکولوں میں ایسی کلاسیں کھولی جائیں۔ جہاں اس قسم کے ٹیچروں کو ٹریننگ دی جائے

چین ووٹ نہیں دیگا

فلشنگ میڈوز (نیو یارک) ۲۹ نومبر حکومت چین نے ایک تازہ اعلان میں ارادہ ظاہر کیا ہے۔ کہ فلسطین کے سوال پر وہ اپنا ووٹ کسی طرف نہیں دے گی۔ (رائٹر)

جموں میں براڈ کاسٹنگ سٹیشن کا قیام

جموں ۲۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جموں میں براڈ کاسٹنگ سٹیشن قائم ہو چکا ہے۔ مہاراجہ کشمیر یکم دسمبر کو اس کا افتتاح ہوگا (ا-پ)

پاکستان میں انٹر یونیورسٹی بورڈ کا قیام

کراچی ۲۹ نومبر۔ آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کی یونیورسٹی ایجوکیشن کمیٹی نے انٹر یونیورسٹی بورڈ کے قیام کی سفارش کی ہے۔ کمیٹی نے تجویز کیا ہے۔ کہ انٹر یونیورسٹی بورڈ کے تین ممبر ہوں۔ جو تینوں یونیورسٹیوں کی نمائندگی کریں۔ غیر ممالک کی یونیورسٹیوں کے ساتھ تعلقات رکھنا۔ ریسرچ کا کام۔ ڈگری، اور ڈپلوما وغیرہ دینا۔ یہ سب بورڈ کے فرائض میں داخل ہوگا۔ کمیٹی کا خیال ہے۔ کہ کالج اور سکولوں میں مذہبی تعلیم ہر مسلمان طالب علم کے لئے لازمی ہو۔ اگر چاہیں تو دوسری اقوام کے طلبہ کے لئے بھی ایسا ہی انتظام کیا جائے۔ سکولوں اور کالجوں میں ورزش اور ملٹری ٹریننگ ہر طالب علم کیلئے لازمی قرار دی جائے۔ کمیٹی نے اسبات کی بھی سفارش کی ہے۔ کہ یونیورسٹی کے طریقہ تعلیم پر مکمل طور پر نظر ثانی کی جائے۔ اور اسے پاکستان کے نظریہ اور ضرورت کے مطابق ڈھالا جائے۔ (ا-پ)

آل انڈیا ہندو مہا سبھا کا اجلاس

نئی دہلی ۲۹ نومبر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ریزولیوشن میں راشٹریہ سیوک سنگھ کی کارگذاریوں پر نکتہ چینی۔ اور مہاسبھا کو مسلم لیگ کی حیثیت دینے۔ اور کشمیر کے متوقع ریفرنڈم وغیرہ مسائل پر بحث و مباحثہ ہوگا۔ (ا-پ)

طلبا کا داخلہ بند

کراچی ۲۹ نومبر۔ حکومت پاکستان کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ سنٹرل پاکستان کے گورنمنٹ سکولوں میں ۲۹ نومبر ۱۹۴۷ء سے طلبا کا داخلہ بند ہو چکا ہے۔ (ا-پ)

مسٹر گبن کا پاکستان کو خراج تحسین

کراچی ۲۹ نومبر۔ مسٹر سی۔ ای گبن صدر اینگلو انڈین ایسوسی ایشن نے برج کلب کی ایک میٹنگ میں جو انکے استقبال کیلئے بلائی گئی کہا۔ آپکو فخر کرنا چاہیئے۔ کہ آپ پاکستان کے باشندے ہیں۔ یہ حقیقت کہ آپ کو تمام مذہبی سوشل اور ثقافتی امور میں یہاں ہر قسم کی آزادی حاصل ہے اسبات کا واضح ثبوت ہے۔ کہ پاکستان نے آپکو اپنا جائز باشندہ تسلیم کر لیا ہے اور یہ کہ آپنے اہالی پاکستان کا اعتماد اور خوشنودی حاصل کر لی ہے (ا-پ)

مسئلۂ فلسطین کی وجہ سے دُنیا کی آنکھیں اس وقت جنرل اسمبلی کی طرف لگی ہوئی ہیں!

مسٹر لیاقت علی خاں ۶ دسمبر کو دہلی واپس جائینگے

دہلی ۲۹ نومبر۔ مسٹر لیاقت علیخاں سیالکوٹ سے ۶ دسمبر کو حکومت ہندوستان سے گفت و شنید کیلئے واپس دہلی تشریف لائینگے اس بحث کے متعلق آپ قائداعظم کو مطلع کرینگے آپ آج لاہور میں پاکستان ڈے میں شمولیت کرنے کیلئے سیالکوٹ پہنچ گئے۔ (ا۔پ)

جمعیۃ اقوام نے فلسطین کے مسئلے کو حل کرنے میں دیانتداری سے کام نہیں لیا

اعراب فلسطین اور یہودیوں کے درمیان مفاہمت اب بھی ممکن ہے!

(سر ظفر اللہ خاں اور ڈاکٹر جمالی کی تقاریر)

نیویارک۔ ۲۹ نومبر۔ آج جنرل اسمبلی میں مسئلۂ فلسطین پر بحث کے دوران میں پاکستان ڈیلیگیشن کے قائد چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب تقسیم کے خلاف تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ دُنیا کی نگاہیں اس وقت جنرل اسمبلی کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ کیونکہ یہ اسمبلی فلسطین کے معاملہ میں دیانتدارانہ فیصلہ دے کر اپنے فرائض منصبی سے سبکدوش ہوتی ہے۔

عربوں کے مطالبات کی زبردست حمایت کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اے اقوام مغرب! یاد رکھو۔ ہوسکتا ہے۔ کہ کل کو تمہیں بھی مشرقِ وسطیٰ کی مدد و دوستی کا محتاج ہونا پڑے نیز تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ تقسیم کے دوران میں عربوں سے بہت سے وعدے کئے گئے تھے۔ جو ابھی تک پورے نہیں کئے گئے ہیں۔

آپ نے اسمبلی سے سوال کیا۔ کہ جمعیۃ اقوام کو کیا حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ ارض مقدس کو تقسیم کرے۔ نیز اگر اعرابِ فلسطین اس کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیں۔ تو پھر وہ علیحدہ عرب اسٹیٹ قائم کرنے میں کیونکر کامیاب ہوسکتی ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمارا فرض ہے۔ کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ جو قدم ہم اٹھا رہے ہیں۔ اس کے نشیب و فراز پر پہلے ہی سے غور کرلیں۔ کیا ہم یہ جوا کھیلنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ جمعیۃ اقوام کو ایک ایسے راستے پر ڈال دیں۔ جو اس کے قانونی اختیارات کی حدود سے باہر ہے۔ اور اُس کیلئے ایک ایسا طریقِ کار وضع کریں۔ کہ جس کے کامیاب ہونے کی کوئی امید نظر نہیں آتی۔

تقسیم کو عملی جامہ پہنانے میں آپ لوگ فلسطین کی ساٹھ فیصدی آبادی کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ یاد رکھیئے انصاف اور غیر جانبداری کے جو جذبات جمعیۃ اقوام کے متعلق اس وقت اعرابِ فلسطین کے دل میں ہیں۔ اگر وہ قائم نہ رہے۔ تو آپ خود ذمہ وار ہوں گے۔

آپ نے کہا۔ شمال سے لے کر جنوب مشرقی ایشیا تک مغربی اقوام کی نیت اور ارادے کے بارے میں شبہات اور عدم اعتماد کے عام خیالات پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ لوگ اس طرح منافقانہ طور پر مشرق کے دل کو تلوارِ مغرب کی نذر کرکے مشرق اور مغرب میں باہم تعاون و اتحاد کے آخری امکان کا خون کر رہے ہیں۔

کیوبن وفد کے لیڈر نے اپنی تقریر میں کہا کہ میرے وفد نے باوجود ہزار دباؤ اور ترغیب کے تقسیم کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

عراق کے نمائندے ڈاکٹر جمالی نے کہا۔ فلسطین کے بارے میں اگر کسی ناانصافی سے کام لیا گیا تو عراق میں یہود اور غیر یہود آبادی کے درمیان باہم تعاون و اتحاد میں فرق آجائے گا۔ فلسطین کی زمین سرتاپا مقدس ہے۔ اس کو تقسیم کرنا یقیناً اس کی تقدیس پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔ یوروشلم کو باقی فلسطین سے علیحدہ کر دینے کی تجویز میں اسلامی نقطۂ نگاہ کو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ اسلام کا فلسطین سے لگاؤ اسی قدر گہرا ہے۔ جس قدر عیسائیت کا۔

فلسطین کا ایسا کوئی بھی حل جس میں فلسطین کے اصل باشندوں کی خواہشات کا احترام نہیں کیا جائے گا۔ یقیناً ملک کے امن و اتحاد کو ضرور خطرے میں ڈال دے گا۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ڈاکٹر جمالی نے کہا۔ کہ تقسیم کی تجاویز میں اسباب کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ تقسیم کو عملی جامہ پہنانے کیلئے جمعیۃ اقوام کو مسلح فوج کی ضرورت پیش آئیگی آپ نے سوال کیا۔ میں پوچھتا ہوں۔ وہ مسلح فوج ہے کہاں؟ اگر کہو امریکہ اور روس اس کام کیلئے اپنی افواج پیش کرینگے۔ تو یاد رکھو فلسطین کا حشر بھی کوریا کے حشر سے کم نہ ہوگا۔

تقریر کے دوران میں تمام اقوام کو متنبہ کرتے ہوئے ڈاکٹر جمالی نے کہا۔ اگر دوسری حکومتوں نے فلسطین میں اپنی فوجیں بھیجیں۔ سو ہم پہلے سے بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ان کو دُنیائے عرب کے دشمنوں میں شمار کیا جائے گا۔ خواہ کسی لحاظ سے بھی ہم حالات کا جائزہ لیں بہرحال یہ ظاہر ہے۔ کہ تقسیم کی صورت میں بین الاقوامی دوستانہ تعلقات میں فساد ضرور واقع ہوگا۔

ڈاکٹر جمالی نے کہا۔ کہ جمعیۃ اقوام نے فلسطین کے مسئلہ کو دیانتداری سے حل کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ اعراب فلسطین اور یہودیوں کے درمیان مفاہمت اب بھی ممکن ہے بشرطیکہ اس کو صحیح طریق پر حل کرنے کی کوشش کی جائے۔

ڈاکٹر جمالی نے اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس نازک ترین وقت میں اب بھی ہمارے لئے موقع ہے۔ کہ ہم خود اختیاری اور جمہوریت کے اصولوں کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ ہم اب بھی ایک ایسا حل نکال سکتے ہیں۔ جو [illegible] پر مبنی ہو۔ ہمیں اپنی رائے کے استعمال اور آخری فیصلہ صادر کرنے میں ناجائز دباؤ اور سیاسی داؤ پیچ سے متاثر نہیں ہونا چاہئیے

کولمبیا چلی اور فرانس کے نمائندوں نے ابھی تقریر کرنی تھی۔ کہ جلسہ [illegible] برخاست کر دیا گیا

سلطان شہریار انڈونیشیا روانہ ہوگئے

دہلی ۲۹ نومبر۔ آج بعد دوپہر سلطان شہریار بذریعہ ہوائی جہاز اپنے بچوں اور عملہ سمیت انڈونیشیا روانہ ہوگئے (ا۔پ)

کشمیر میں ہندوستانی فوج کی کارگزاری

دہلی ۲۹ نومبر آج کمشنر کے محکمہ دفاع نے بیان جاری کیا ہے۔ کہ گذشتہ چوبیس گھنٹے کے دوران میں حالات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ پونچھ کے علاقہ میں ہندوستانی فوج کا مقابلہ حملہ آوروں سے ہوا۔ ان میں سے کئی ایک کو زخمی کر دیا گیا ہوائی جہازوں پر حملے کرکے حملہ آوروں کی پناہ گاہوں اور گاڑیوں کو میرپور کے علاقہ میں نقصان پہنچایا۔ (ا۔پ)

پناہ گزینوں میں کام کرنیوالے افسر رشوت خور ہیں

دہلی ۲۹۔ نومبر۔ مسٹر موہن لال سکسینہ نے اسمبلی میں شکایت کی۔ کہ پناہ گزینوں کے ریلیف کے کام میں جو افسر تعینات ہیں۔ اکثر رشوت خور ہیں۔ ایسے کام میں جس میں دیانت اور ہمدردی کی ضرورت ہے آفسر کی بجائے دوسرے لوگوں کو لگانا چاہیئے۔ آپ نے حکومت کو متنبہ کیا۔ کہ پناہ گزینوں کو بسانے کے متعلق اسے ریاستوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے

کشمیر کی آزاد فوجوں کی مالی اعانت

لاہور ۲۹ نومبر۔ کل نماز جمعہ کے بعد مسجد نیلا گنبد میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ شیخ محمد طفیل ریٹائرڈ ڈپٹی [illegible] محکمہ نہر نے کشمیر کی آزاد فوجوں کو مالی امداد پہنچانے کے سلسلہ میں ایک بصیرت افروز تقریر [illegible] نیز چندہ کی رقوم جو گذشتہ جمعہ کے اجلاس تک جمع ہوچکی تھیں۔ وہ سُنائی گئیں کل رقم جو جمع ہوئی ۳/۱۲/۱۵۱۱ تھی۔ نیز ایک قرارداد پاس ہوئی۔ جس میں اس امر پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ کہ پاکستان کا آئین اسلامی اصولوں پر مبنی ہوگا۔ نیز مسلمانوں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ باہمی اختلافات کو بھلا کر پورے طور پر منظم ہوجائیں!

جنرل چیانگ نے سرکاری فوجوں کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی

نانکنگ ۲۹ نومبر۔ جنرل چیانگ کائی شک صدر چین نے کمیونسٹوں کے خلاف جنگ میں سرکاری افواج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ رائٹر